

14022- تعدد زوجات کا حکم اور اس کی حکمت

سوال

حقیقی طور میں پر میں اسلام کی رغبت رکھتی تھی، اور اس ویب سائٹ پر آئی تاکہ مزید اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کر سکوں، میں ویب سائٹ کے صفحات کو دیکھ رہی کہ جس سے میں نے دین اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جانا جو کہ پہلے نہیں جانتی تھی۔ اور ان امور نے تو مجھے پریشان کر کے رکھ دیا اور میرے ذہن کو بکھیر دیا ہے، اور ہوسکتا ہے کہ مجھے اسلام سے داخل ہونے سے بھی دور لے گئی ہوں، مجھے افسوس ہے کہ میں اس طرح کا سوچنے لگی ہوں، لیکن یہ حقیقت ہے، جن امور نے مجھے پریشان کیا ہے ان میں سے ایک تو تعدد زوجات (ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا ہے) ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ قرآن مجید میں اس کا بیان کس جگہ کیا گیا ہے؟ میری یہ بھی گزارش ہے کہ آپ میرے لیے چند ایک ہدایات بھی ارسال کریں جو کہ میری صحیح زندگی گزارنے میں معاون بن سکیں تاکہ میں صحیح راستے سے بھٹک نہ جاؤں۔

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسالت کو دین اسلام کے ساتھ ختم کیا ہے اور یہ وہی دین اسلام ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہیں ہوگا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا:

﴿بَلَا شِبْهَ اللَّهِ تَعَالَىٰ هَا دِينَ تَوَاسَّلَامُ هِيَ هِيَ اَوْرَجُو كُوْنِي هِيَ دِيْنِ اِسْلَامُ كَعَلَاوَه كُوْنِي اَوْرِدِيْن مَلَا ش كَرِي كَا اِس سِي وَه دِيْن قَبُوْل نِيْنِي كِيَا جَانِي كَا اَوْرُو هَا اَخْرَت مِيْن هِيَ خَسَارَه اِطْحَانِي وَالُوْن مِيْن سِي هُو كَا﴾ آل عمران (85)۔

لہذا آپ کا دین اسلام کو قبول نہ کرنا اور اس سے دور ہو جانا آپ کے لیے بہت ہی بڑا خسارہ شمار ہوگا، اور پھر آپ سے سعادت مندی کی زندگی بھی آپ سے چھن جائے گی جو کہ آپ کے انتظار میں تھی کہ اگر آپ اسلام میں داخل ہوں تو آپ کو وہ سعادت بھی حاصل ہو۔

تو اس لیے ہم یہی کہیں گے آپ جتنی جلدی ہو سکے اسلام قبول کر لیں، اور اس میں کسی بھی قسم کی تاخیر نہ کریں کیونکہ اسلام قبول کرنے میں تاخیر کا انجام اچھا نہیں۔

اور آپ نے جو یہ کہا ہے کہ آپ کا اسلام سے دور ہونے کا سبب تعدد زوجات ہے، تو اس کے بارہ میں ہم سب سے پہلے تو حکم بیان کریں گے، پھر اس کی حکمت اور اچھی غرض و غایت بھی آپ کے سامنے رکھیں گے۔۔۔

اول:

دین اسلام میں تعدد زوجات کا حکم:

تعدد کی اباحت اور اس کے جواز میں شرعی نصوص:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿اور اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے انصاف نہیں کر سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری اور عدل نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی، یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ﴾۔ النساء (3)۔

تو تعدد کے جواز میں یہ نص ہے اور اس آیت سے اس کے جواز پر دلیل ملتی ہے، لہذا شریعت اسلامیہ میں یہ جائز ہے کہ وہ ایک عورت یا پھر دو یا تین یا چار عورتوں سے بیک وقت شادی کر لے، یعنی ایک ہی وقت میں اس کے پاس ایک سے زیادہ بیویاں رہ سکتی ہیں۔

لیکن وہ ایک ہی وقت میں چار بیویوں سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، مفسرون، فقہاء عظام اور سب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کسی نے بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔

اور یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ تعدد زوجات کے لیے کچھ شرط بھی ہیں: ان میں سے سب سے پہلی شرط عدل ہے:

اول:

عدل:

اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے:

﴿تو اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ تم ان کے درمیان برابر اور عدل نہیں کر سکتے تو پھر ایک ہی کافی ہے﴾۔ النساء (3)۔

تو اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعدد زوجات کے لیے عدل شرط ہے، اور اگر آدمی کو یہ خدشہ ہو کہ وہ ایک سے زیادہ شادی کرنے کی صورت میں عدل و انصاف نہیں کر سکے گا تو پھر اس کے لیے ایک سے زیادہ شادی کرنا منع ہے۔

اور تعدد کے جواز کے لیے جو عدل اور برابری مقصود اور مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ اسے اپنی بیویوں کے مابین نفقہ، لباس، اور رات بسر کرنے وغیرہ اور مادی امور جن پر اس کی قدرت اور استطاعت ہے میں عدل کرنا مراد ہے۔

اور محبت میں عدل کرنے کے بارہ میں وہ مکلف نہیں اور نہ ہی اس چیز کا اس سے مطالبہ ہے اور نہ ہی وہ اس کی طاقت رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کا بھی یہی معنی ہے:

﴿اور تم ہرگز عورتوں کے مابین عدل نہیں کر سکتے اگرچہ تم اس کی کوشش بھی کرو﴾۔ النساء (129)۔

دوم: دوسری شرط:

بیویوں پر نفقہ کی قدرت (خرچہ کرنے کی استطاعت):

اس شرط کی دلیل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے:

﴿اور ان لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے﴾۔ النور (33)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا ہے کہ جو بھی نکاح کرنے کی استطاعت اور طاقت رکھتا ہو اور اسے کسی قسم کا مانع نہ ہو تو وہ پاکبازی اختیار کرے، اور نکاح کے مانع اشیاء میں یہ چیزیں داخل ہیں :

جس کے پاس نکاح کرنے کے لیے مہر کی رقم نہ ہو، اور نہ ہی اس کے پاس اتنی قدرت ہو کہ وہ شادی کے بعد اپنی بیوی کا خرچہ برداشت کر سکے۔

دیکھیں المفصل فی احکام المرأة (286/6)۔

دوم :

تعد نکاح کی اباحت میں حکمت :

1- تعدد اس لیے مباح کیا گیا ہے کہ امت مسلمہ کی کثرت ہو سکے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ کثرت شادی کے بغیر نہیں ہو سکتی، اور ایک بیوی کی بنسبت اگر زیادہ بیویاں ہوں تو پھر کثرت نسل میں بھی زیادتی ہوگی۔

اور عقلمندوں کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ افراد کی کثرت امت کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے، اور پھر افرادی قوت کی زیادتی سے کام کرنے کی رفتار بھی بڑھے گی جس کے سبب سے اقتصادیات بھی مضبوط ہوں گی۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ حکمران ملک میں اگر تہمیری امور صحیح جاری کریں اور موارد سے صحیح طور پر نفع اٹھائیں تو پھر۔۔

آپ ان لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں کہ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ افراد کی کثرت سے زمین کے موارد کو خطرہ ہے اور وہ انہیں کافی نہیں رہیں گے، یہ ان کے بات غلط ہے اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ حکیم و عظیم ہے جس نے تعدد کو مشروع کیا اور اپنے بندوں کے رزق کی ذمہ داری بھی خود ہی اٹھائی، اور زمین میں وہ کچھ پیدا فرمایا جو ان سب کے لیے کافی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، اور اگر کچھ کمی ہوتی ہے تو وہ حکومتوں اور اداروں کے ظلم و زیادتی اور غلط قسم کی پلاننگ کی وجہ سے ہے۔

مثال کے طور پر آپ سکان اور افرادی قوت کے اعتبار سے سب سے بڑے ملک چین کو ہی دیکھیں جو کہ اس وقت پوری دنیا میں سب سے قوی ملک شمار کیا جاتا ہے، بلکہ کئی ہزار گناہ شمار ہوتا ہے، اور اسی طرح دنیا کا سب سے بڑا صنعتی ملک بھی چین ہی شمار ہوتا ہے، تو کون ہے جو چین پر چڑھائی کرنے کا سوچے اور اس کی جرات کرے کاش؟ اور پھر کیوں؟

2- سروے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، تو اس طرح اگر ہر مرد صرف ایک عورت سے ہی شادی کرے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ کتنی ہی عورتوں شادی کے بغیر بیچ جائیں گے جو کہ معاشرے اور بذات خود عورت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوگا۔

عورت ذات کو جو نقصان پہنچے گا وہ یہ ہے کہ اس کے پاس ایسا خاوند نہیں ہوگا جو اس کی ضروریات پوری کرے اور اس کے معاش اور رہائش وغیرہ کا بندوبست کرے اور حرام قسم کی شہوات سے اسے روک کر رکھے، اور اس سے ایسی اولاد پیدا کرے جو کہ اس کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہو، جس کی بنا پر وہ غلط راہ پر چل نکلے گی اور ضائع ہو جائے گی سوائے اس کے جس پر آپ کے رب کی رحمت ہو۔

اور جو کچھ معاشرے کو نقصان اور ضرر ہوگا وہ یہ ہے کہ سب کو علم ہے کہ خاوند کے بغیر بیٹھی رہنے والی عورت سیدھے راستے سے منحرف ہو جائے گی اور غلط اور گندے ترین راستے پر چل نکلے گی، جس سے وہ عورت زنا اور فحش کام میں پڑ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچا کر رکھے۔ اور معاشرے میں فحاشی اور گندے ترین ایڈز اور اس جیسے دوسرے متعدی امراض پھیلنے لگیں گے جن کا کوئی علاج نہیں، اور پھر خاندان تباہ ہوں گے اور حرام کی اولاد بہت زیادہ پیدا ہونے لگے گی جسے یہ علم ہی نہیں ہوگا کہ ان کا باپ کون ہے؟

تو اس طرح انہیں نہ تو کوئی مہربانی اور نرمی کرنے والا ہاتھ ہی میسر ہوگا، اور نہ ہی کوئی ایسی عقل ملے گی جو ان کی حسن تربیت کر سکے، اور جب وہ اپنی زندگی کا آغاز کریں اور اپنی حقیقت حال کا انہیں علم ہوگا کہ وہ زنا سے پیدا شدہ ہیں تو ان کے سلوک پر برا اثر پڑے گا اور وہ الٹ جائیں اور پھر انحراف اور ضلالت ہونا شروع ہو جائیں گے۔

بلکہ وہ اپنے معاشرے پر وبال بن جائیں گے اور اسے سزا دیں گے، اور کسے معلوم ہو سکتا کہ وہ اپنے معاشرے کی تباہی کے لیے کدال بن کر اسے تباہ کر کے رکھ دیں، اور منحرف قسم کے گروہوں کے لیڈر بن جائیں، جیسا کہ آج دنیا کے اکثر ممالک کی حالت بن چکی ہے۔

3- مرد حضرات ہر وقت خطرات سے کھیلتے رہتے ہیں جو کہ ہو سکتا ہے ان کی زندگی ہی ختم کر دے، اس لیے کہ وہ بہت زیادہ محنت و مشقت کے کام کرتے ہیں، کہیں تو وہ لڑائیوں میں لشکر میں فوجی ہیں، تو مردوں کی صفوں میں وفات کا احتمال عورتوں کی صفوں سے زیادہ ہے، جو کہ عورتوں میں بلا شادی رہنے کی شرح زیادہ کرنے کا باعث اور سبب ہے، اور اس کا صرف ایک ہی حل تعدد ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کی جائیں۔

4- مردوں میں کچھ ایسے مرد بھی پائے جاتے ہیں جن کی شہوت قوی ہوتی ہے اور انہیں ایک عورت کافی نہیں رہتی، تو اگر ایک سے زیادہ شادی کرنے کا دروازہ بند کر دیا جائے اور اس سے یہ کہا جائے کہ آپ کو صرف ایک بیوی کی ہی اجازت ہے تو وہ بہت ہی زیادہ مشقت میں پڑ جائے گا، اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی شہوت کسی حرام طریقے سے پوری کرنے لگے۔

آپ اس میں یہ بھی اضافہ کرتے چلیں کہ عورت کو ہر ماہ حیض بھی آتا ہے اور جب ولادت ہوتی ہے تو پھر چالیس روز تک وہ نفاس کی حالت میں رہتی ہے جس کی بنا پر مرد اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا، کیونکہ شریعت اسلامیہ میں حیض اور نفاس کی حالت میں ہم بستری یعنی جماع کرنا حرام ہے، اور پھر اس کا طبی طور پر بھی نقصان ثابت ہو چکا ہے، تو اس لیے جب عدل کرنے کی قدرت ہو تو تعدد مباح کر دیا گیا۔

5- یہ تعدد صرف دین اسلامی میں ہی مباح نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں میں بھی یہ معروف تھا، اور بعض انبیاء علیہم السلام کئی عورتوں سے شادی شدہ تھے، دیکھیں اللہ تعالیٰ کے یہ نبی سلیمان علیہ السلام ہیں جن کی نوے بیویاں تھیں، اور محمد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی ایک مردوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں اور بعض کی پانچ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے چار کو رکھیں اور باقی کو طلاق دے دیں۔

6- ہو سکتا ہے ایک بیوی بانجھ ہو یا پھر خاوند کی ضرورت پوری نہ کر سکے، یا اس کی بیماری کی وجہ سے خاوند اس سے مباشرت نہ کر سکے، اور خاوند کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرتا رہے جو کہ مشروع ہو اور وہ اپنی ازواجی زندگی میں اپنی خواہش پوری کرنا چاہے جو کہ اس کے لیے مباح ہے تو اس کے لیے اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ دوسرے شادی کرے۔

تو اس لیے عدل و انصاف اور بیوی کے بھلائی یہی ہے کہ وہ بیوی بن کر ہی رہے اور اپنے خاوند کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دے دے۔

7- اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت آدمی کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہو جس کا کوئی اعانت کرنے والا نہ ہو اور وہ شادی شدہ بھی نہیں یا پھر بیوہ ہو اور یہ شخص خیال کرتا ہو کہ اس کے ساتھ سب سے بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسے اپنی بیوی بنا کر اپنے ساتھ اپنی پہلی بیوی کے ساتھ گھر میں رکھے تاکہ اس کے لیے عفت و انفاق دونوں جمع کر دے جو کہ اسے اکیلا چھوڑنے اور اس پر خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

8- کچھ مشروع مصلحتیں جو تعدد کی دعوت دیتی ہیں :

مثلاً دو خاندانوں کے مابین روابط کی توثیق، یا پھر کسی جماعت اور کچھ افراد کے رئیس اور ان کے مابین روابط کی توثیق، اور وہ یہ دیکھے کہ یہ غرض شادی سے پوری ہو سکتی ہے اگرچہ اس پر تعدد ہی مرتب ہو یعنی اسے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی پڑیں۔

اعتراض :

ہوسکتا ہے کوئی اعتراض کرتا ہوا یہ کہے :

تعد یعنی ایک سے زائد بیویاں کرنے میں ایک ہی گھر میں کئی ایک سوکنوں کا وجود پیدا ہوگا، اور اس بنا پر سوکنوں میں دشمنی و عداوت اور فخر و مقابلہ پیدا ہو جائے گا جس کا اثر گھر میں موجود افراد یعنی اولاد اور خاوند پر بھی ہوگا، جو کہ ایک نقصان دہ چیز ہے، اور ضرر ختم ہوسکتا ہے اور اسے ختم کرنے کے لیے تعد زوجات کی ممانعت ضروری ہے۔

اعتراض کا رد :

اس کا جواب یہ ہے کہ :

خاندان میں ایک بیوی کی موجودگی میں بھی نزاع اور جھگڑا پیدا ہوسکتا ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں نزاع اور جھگڑا پیدا نہ ہو، جیسا کہ اس کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے۔

اور اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ ایک بیوی کی نسبت زیادہ بیویوں کی صورت میں نزاع اور جھگڑا زیادہ پیدا ہوتا ہے، تو اگر ہم اس جھگڑے کو ضرر اور نقصان اور شر بھی شمار کر لیں تو یہ سب کچھ بہت سی خیر کے پہلو میں ڈوبا ہوا ہے، اور پھر زندگی میں نہ تو صرف خیر ہی خیر ہے اور نہ ہی صرف شر ہی شر، مطلب یہ ہے کہ مقصود و مطلوب وہ چیز ہے جو کہ غالب ہو تو جس کے شر پر خیر اور بھلائی غالب ہوگی اسے راجح قرار دیا جائے گا، اور تعد میں بھی اسی قانون کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

اور پھر ہر ایک بیوی کا مستقل اور علیحدہ رہنے کا شرعی حق ہے، اور خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو ایک ہی مشترکہ گھر میں رہنے پر مجبور کرے۔

ایک اور اعتراض :

جب تم مرد کے لیے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا مباح کرتے ہو تو پھر عورت کے لیے تعد کیوں نہیں، یعنی عورت کو یہ حق کیوں نہیں کہ ایک سے زیادہ آدمیوں سے شادی کر سکے؟

اس اعتراض کا جواب :

عورت کو اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اسے تعد کا حق دیا جائے، بلکہ اس سے تو اس کی قدر اور عزت میں کمی واقع ہوگی، اور اس کی اولاد کا نسب بھی ضائع ہوگا، اس لیے کہ عورت نسل بننے کا مستودع ہے، اور نسل کا ایک سے زیادہ مردوں سے بننا جائز نہیں اور پھر اس میں بچے کے نسب کا بھی ضیاع ہے۔

اور اسی طرح اس کی تربیت کی ذمہ داری بھی ضائع ہوگی اور خاندان بکھر جائے گا اولاد کے لیے باپ کے روابط ختم ہو جائیں گے جو کہ اسلام میں جائز نہیں، اور اسی طرح یہ چیز عورت کی مصلحت میں بھی شامل نہیں اور نہ ہی بچے اور معاشرے کی مصلحت میں ہے۔

دیکھیں الفضل فی احکام المرأة (290/6)۔

واللہ اعلم۔